FOR IMMEDIATE RELEASE

پریس ریلیز

اے ایچ آر سی--پی ایل--020--2007

پاکستان: چیف جسٹس پر حملے کے خلاف احتجاج کی حمایت کی ماضی میں کوئی مثال نہیں ملتی، ریٹائرڈ جسٹس

ہانگ کانگ:-7جون 2007ء

میں نے قانون کے پیشے سے اپنی 35 سالہ وابستگی کے دوران پاکستان کے وکلاء میں ایسا مضبوط اتحاد کبھی نہیں دیکھا جیسا ان دنوں وکلاء کی جانب سے چیف جسٹس افتخار چوہدری کی معطلی اور عدلیہ کی آزادی پر حملے کے خلاف پر جوش ردعمل میں نظر آرہا ہے۔ان خیالات کا اظہار سندھ ہائی کورٹ، پاکستان کے ایک ریٹائرڈ جج جسٹس رشید رضوی نے جمعرات 7 جون 2007ء کو ہانگ کانگ میں ایشین ہیومن رائٹس کمیشن (اے ایچ آر سی) کے عملے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس کی حمایت میں وکلاء برادری اور پاکستانی عوام جس طرح کے ردعمل کا مظاہرہ کررہے ہیں پاکستان کی 60 سالہ تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔گذشتہ چار ماہ کے دوران کئی مواقع پر جب چیف جسٹس اجلاسوں سے خطاب کیلئے مختلف شہروں کا دورہ کررہے تھے لوگوں کے بڑے بڑے ہجوم ان کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے پوری پوری رات انتظار کرتے رہے۔

جسٹس رشید رضوی نے کہا کہ ایک موقع پر ایک دیہاتی نے چیف جسٹس کو بتایا کہ اس کے گاؤں کی آبادی 13,000 افراد پر مشتمل ہے اور گاؤں کے تمام لوگ جن میں مرد، عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں چیف جسٹس کا استقبال کرنے کیلئے موجود ہیں۔جسٹس رضوی نے وضاحت کی کہ آرمی کیمپ میں پانچ جرنلوں اور دیگر افراد کی جانب سے چیف جسٹس کی جس طرح تذلیل کی گئی اس پر پاکستان کے عوام کو شدید صدمہ پہنچا۔عوام نے یہ بھی دیکھا کہ چیف جسٹس کے ساتھ کیسی بدسلوکی کی گئی اور انہیں اپنی مرضی کے خلاف کس طرح کاروں میں دھکا دے کر بٹھایا گیا۔چیف جسٹس کے ساتھ فوج کی جانب سے جس قسم کا سلوک کیا گیا اس کا تو کوئی تصور بھی نہیں کرسکتا تھا۔

جسٹس رضوی نے مزید کہا افسوسناک بات یہ ہے کہ ملک کے دو بڑے سیاسی رہنما بےنظیر بھٹو اور مسٹر نواز شریف اس جدوجہد میں شریک ہونے کیلئے ملک واپس نہیں آئے۔کئی دیگر جماعتیں چیف جسٹس کی جدوجہد کی بھرپور حمایت کررہی ہیں۔جب عوام اپنے بنیادی حقوق کے دفاع کیلئے اتنی بڑی تعداد میں سڑکوں پر نکل آئے ہیں تو اس قسم کے سیاسی رہنماؤں کا فرض تھا کہ وہ ہمت سے کام لیتے ہوئے خطرات مول لے کر بھی اس جدوجہد کی حمایت کرتے۔انہوں نے مزید کہا کہ عدلیہ سے ہر اس شخص کو نکالنے کی کوشش کی جارہی ہے جو جنرل پرویز مشرف کے مستقبل کے ایسے منصوبوں کی مخالفت کرسکتا ہے جن کے سبب چیف جسٹس کو ہٹایا گیا۔ان کوششوں کے پس پشت انتہائی اہم آئینی سوالات پوشیدہ ہیں۔انہوں نے کہا کہ عوام کا احتجاج اب محض چیف جسٹس کو ہٹائے جانے کے مسئلے تک محدود نہیں رہا ہے بلکہ وکلاء عدلیہ کی آزادی اور قانون کی حکمرانی پر حملے کے مضمرات پر بھی توجہ دینے کی کوشش کررہے ہیں۔وکلاء پاکستانی عوام کو اس بات سے آگاہ کرنے میں کامیاب رہے ہیں کہ ملک میں جمہوریت اور نظام قانون کے ساتھ بحیثیت مجموعی جو کچھ کیا جارہا ہے اس کے اثرات

کتنے خطرناک ہوسکتے ہیں۔اب سیاسی جماعتوں کی ذمے داری ہے کہ وہ ان مسائل کوحل کرنے کیلئے قیادت فراہم کریں۔جسٹس رضوی نے وضاحت کی کہ کئی افراد ایسے بھی ہیں جنہوں نے ذاتی خطرات کے باوجود خود کو اس جدوجہد کیلئے وقف کردیا ہے کیونکہ اس وقت جو چیز داؤ پر لگی ہے اس کا قوم کے اہم ترین مسائل سے تعلق ہے۔

جسٹس رشید رضوی ایشیا میں قانونی معاملات سے متعلق اجلاس میں شرکت کیلئے ہانگ کانگ آئے تھے۔وہ کچھ عرصے قبل سندھ ہائی کورٹ کے جج تھے لیکن انہوں نے ایک ایسا نیا حلف اٹھانے سے انکار کرتے ہوئے جس کے نتیجے میں اقتدار پر جنرل پرویز مشرف کے قبضے کو جائز حیثیت حاصل ہوجاتی اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا تھا۔

###

اے ایچ آر سی کے بارے میں: ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ایک علاقائی غیر سرکاری ادارہ ہے جو ایشیا میں انسانی حقوق کے مسائل پر نظر رکھتا ہے اور رائے عامہ بیدار کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔کمیشن جس کا صدر دفتر ہانگ کانگ میں واقع ہے 1984ء میں قائم ہوا تھا۔

Asian Human Rights Commission

19/F, Go-Up Commercial Building,

998 Canton Road, Kowloon, Hongkong S.A.R.

Tel: +(852) - 2698-6339 Fax: +(852) - 2698-6367

--

Powered by PHPlist, www.phplist.com --